بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

مبارک ہیں وہ بندگان خدا جن کو قرآن کے پیغام کی سربلندی اور تحریکِ محمدی کے فروغ کے لئے یکجا ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ ان کی توجہ چند ایسے امور کی طرف پھیرنے کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہوں جو پہلے سے بھی سب کے مدنظر رہتے ہیں۔

اولاً آپ یہ سمجھ کر آئیں کہ آپ اللہ کا کام کرنے والے، اللہ کی راہ کے مسافر اور اصلاً اللہ ہی کے مہمان ہیں۔ اس کے بندے اور آپ کے بھائی جو سہولت بہم پہنچا سکیں اس پر ان کو دعا دیجئے اور اگر ان کی کسی کوتاہی یا مجبوری کی وجہ سے آپ کو کوئی مزاحمت اٹھانی پڑے تو اس پر صبر کر کے اور اپنے بھائیوں کے لئے نرمی اختیار کر کے جزا حاصل کریں۔

ثانیاً کارروائیوں، قیام و طعام اور نشست و برخواست کا جو کچھ بھی انتظام کیا گیا ہو اسے بخوشی قبول کریں۔ اسی طرح ڈیوٹیوں کی تقسیم اور صفائی اور روشنی، پہرے وغیرہ کے انتظامات بہترین شکل میں ہونے چاہئیں۔

ثالثاً مجالس اور کارروائیوں میں پورا پورا حصہ لیں۔ وقت پر شریک ہوں اور مختصر سے قیمتی لمحات کو ضائع نہ کریں۔ کوشش کریں کہ آپ کا ہر لمحہ خدا کے ہاں صدقہ فی سبیل اللہ شمار ہو۔

رابعاً۔ اختلاف انسانی زندگی کا لازمہ ہے اور اجتماعات، مشوروں، مذاکروں اور تبادلۂ خیالات میں لازماً اختلافی نقطہ ہائے نظر نمودار ہوتے ہیں اور ان کا ہونا کوئی بری بات نہیں۔ احتیاط صرف یہ ہونی چاہئے کہ اختلافات دھیمی اور شگفتہ زبان میں بیان ہوں۔ دوسروں کی آراء کے لئے بھی احترام کا

جذبہ کارفرما ہو، آدمی اپنی بات منوانے کے جذبے سے زیادہ اس بات کے لئے تیار ہو کہ وہ دوسرے سے استفادہ کرے گا۔

خامساً۔ تنقید و احتساب بھی اختلاف ہی کی ایک پر زور شکل ہوتی ہے۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس میں کسی کی دلآزاری کا پہلو نہ ہو۔ کسی کے جذبات و احساسات کو مجروح نہ کیا جائے۔ تلخ الفاظ اور لہجے سے پرہیز کیا جائے اور بات کو اس طرح نہ بڑھایا جائے کہ ہم آہنگی مشکل ہو جائے۔ اور افتراق کا رجحان زور پکڑے۔

ہاں جس چیز سے پرہیز کرنا چاہیئے ایک تو وہ مداہنت ہے کہ جو بات شرعاً کہنے کی ہو اسے چھپایا یا غیر مؤثر اور ڈھیلا ڈھالا بنا دیا جائے اور دوسرے نجوئی ہے کہ صحیح مقام پر تنقید و احتساب کی بات کر لینے کے بعد اس کے نتائج واثرات کو اپنی مرضی کے خلاف پاکر بعد میں افراد اور گروہوں کے سامنے ان کو دوہرا کر بے اطمینانی پیدا کی جائے۔

اس سلسلے کی ایک اصولی بات یہ ہے کہ پروگراموں میں جن تدابیر و مصالح کو ملحوظ رکھا جاتا ہے ان میں بآسانی لین دین کیا جاسکتا ہے اور اپنے نقطۂ نظر پر اگر شرعاً اطمینان ہو تو اسے باقی رکھا جاسکتا ہے۔ لیکن ماسوائے اس کے کہ قرآن وحدیث کے احکام کی صریح خلاف ورزی کا کوئی فیصلہ ہو یا شریعت سے کھلے انحراف کی کوئی صورت سامنے آئے تو اس پر سختی سے تنقید کا حق ہر شخص کو حاصل ہے اور صرف یہی ایک فیصلہ کن چیز ہے جو مل کر چلنے والوں میں دوری پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ مگر یہ اطمینان حاصل کرنا ضروری ہے کہ معاملہ صرف توجیہ و تاویل کا ہے یا نصوص صریحہ کی مخالفت کا۔

سادساً۔ یہ بات نہایت اچھی طرح ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ ہم لوگ اس وقت نہایت ہی مشکل اور پیچیدہ قسم کے ملکی اور بین الاقوامی حالات کی وادیوں سے تحریک اسلامی کا علم اٹھائے گزر رہے ہیں ایسے میں بہت سے فیصلوں کو سرسری نظر سے دیکھتے ہوئے ان میں جھول محسوس ہوتے ہیں۔ مگر جس تحریک کو خار دار وادیوں اور تاریک جنگلوں کے مختلف حالات سے گزرنا ہو وہ اپنے عقیدہ و نصب العین پر بدر اجماؤ رکھتے ہوئے ...... مصلحتی اقدامات اور اظہارات بھی حسب ضرورت انداز اختیار کرتی ہے اور اس مشکل حالت میں بھی ہم ایک طرف سے بعض سیاسی اور دوسری طرف سے مذہبی قوتوں کی زد میں ہیں۔ آپ تمام کارروائیوں سے استفادہ کرتے ہوئے بھی، اختلافات پر گفتگو کرتے ہوئے بھی اور تنقید و

احتساب کرتے ہوئے بھی اس مشکل کا خیال رکھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کی خوش قسمتی ہے کہ ان اذیت ناک آزمائشی حالات میں اسے نہایت صبر کیش، متحمل، معتدل اور صاحبِ شعور و تدبر قیادت حاصل ہے ورنہ کسی دوسری صورت میں سارا کھیل بآسانی بگاڑا جا سکتا تھا۔

سابعاً۔ یہ موقع ایسا موقع ہے کہ بڑوں سے لے کر چھوٹوں تک شہری ہوں یا دیہاتی، عالم ہوں یا غیر عالم ایک دوسرے سے سچی برادری کا معاملہ کریں اور ایک دوسرے کے لئے ایثار کرنے اور خدمات انجام دینے کے راستے ڈھونڈیں، بات کرتے ہوئے، بحثیں چھیڑتے ہوئے، کھانا کھاتے ہوئے چلتے پھرتے ہوئے لمحہ بہ لمحہ اسلامی اخوت کا رنگ جھلکتا پڑتا ہو اور خود آپ کے ضمیر کو اس کی خوشی محسوس ہو۔ یہ انداز محض مصنوعی اور ڈرامائی نہیں ہونا چاہیئے بلکہ تعلق باللہ اور دل کے سچے جذبات کے ساختہ ردعمل آنا چاہیئے تاکہ یہ سارا دور رابطہ صدقہ و عبادت کی تعریف میں داخل ہو جائے۔

ثامناً اس اجتماعی دور کے مختصر سے وقت کو گزارتے ہوئے ہر ہر موقع کے ذکر اور دعاؤں کا ضرور التزام کیجئے۔ اگر پہلے کوئی کوتاہی بھی رہ جاتی ہو تو اس زمانے میں اس کی تلافی کر کے نئے سرے سے عادت پیدا کی جائے۔ اگر اصل مقررہ ادعیہ و اذکار یاد نہ آئیں تو دوسرے مناسب موقع کلمات پڑھیں، یہ بھی نہیں تو اردو یا اپنی کسی دوسری بولی میں وہ باتیں ادا کریں جن کا تقاضا خدا اور رسولؐ کی جانب سے ہے۔

تاسعاً۔ اس عظیم الشان موقع سے جو بھی بہتر باتیں اخذ کر سکیں ان کو نوٹ کر لیں اور واپس جا کر نہ صرف اپنے ساتھیوں کے اجتماعات اور دوستوں کی مجالس میں بلکہ اپنے گھر والوں کے سامنے بھی بیان کریں۔ نیکی حاصل کرنے والے کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ نیکی کو جہاں تک پھیلا سکتا ہو، آگے پھیلائے۔

عاشراً۔ جو اصحاب جمع ہوں ان میں باہم دگر اگر کچھ غلط فہمیاں یا جذباتی تلخیاں موجود ہوں تو محبت سے کام لے کر ان کا یک قلم خاتمہ کر دیں اور اس شان سے واپس جائیں جیسے کوئی حمام سے نہا دھو کر نکلتا ہے۔ جن لوگوں میں لین دین کا کوئی قضیہ ہو، یا کسی اور طرح کا دنیوی جھگڑا ہو، اپنے مفاد اور جذبات کی قربانی دے کر ان پر خطِ تنسیخ کھینچ دیں۔ اس تجربے سے آپ کو بعد میں یوں محسوس ہوگا جیسے کوئی بھاری چٹان سینے سے ہٹ گئی۔

خدا ہم سب کو ان خطوط پر اپنی نشوونما کی توفیق دے۔ آمین

(نعیم صدیقی)